



This work is licensed under a
[Creative Commons Attribution 4.0
International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)



AL DALILI

Bi-Annual, Multilingual (Arabic, Balochi, Birahvi, English, Pashto, Persian, Urdu)

ISSN: 2788-4627 (Print), ISSN: 2788-4635 (online)

Project of RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.aldalili.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » IRI (AIOU), Tahqeeqat, Euro pub, MIAR.

TOPIC

مرویات حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بحیثیت مفسر قرآن تحقیقی جائزہ

A Research Study of Hazrat Umm e Salam Narrations as a
Quranic Commentator

AUTHOR

1. BiBi Sitara, M.Phil Scholar, Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta, Pakistan.
2. Dr. Nosheen Zaheer, Associate Professor, Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta, Pakistan. Email: nosheenirma@gmail.com

How to Cite: BiBi Sitara, & Dr. Nosheen Zaheer. (2023). URDU: مرویات حضرت ام سلمہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کا بحیثیت مفسر قرآن تحقیقی جائزہ: A Research Study of Hazrat Umm e Salam Narrations as a Quranic Commentator. *Al-Dalili*, 4(2), 64–78. Retrieved from <https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/113>

URL: <https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/113>

Vol. 4, No.2 || Jan–Jun 2023 || URDU-Page. 64-78

Published online: 16-02-2023

مرویات حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بحیثیت مفسر قرآن تحقیقی جائزہ

A Research Study of Hazrat Umm e Salam Narrations as a Quranic Commentator

بی بی ستارہ¹ نوشین ظہیر²**ABSTRACT:**

The mothers of Muslim Ummah (Ummahat ul Momini) are the treasure house of the Ahadith of Prophet Muhammad (P.B.U.H.) These narrations are mostly narrated by Hazrat Aisha (R. A.) and Hazrat Umm e Salam (R.A). The present study will focus to search the role of Hazrat Umm e Salma as a commentator of Quran. These narrations cover the topics of Prophet Muahmmad's qirat (recitation) of Quranic verses (mentioned in the research paper), the narrations addressing female issues including the duration of iddat of pregnant woman, duration of Radhaat (lactation), pardah and the questions clarifying the position of women in regard of religious obligatory rituals like jihad, narration regarding the repentance of Sahabi Rasool and the narration regarding the vow of Prophet Muhammad (P.B.U.H.).

Key Words: Hazrat Umm e Salma (R.A.), Jihad, Pardah, Repentance-

حضرت ام سلمہ کا نام ہند کنیت ام سلمہ تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام عاتکہ بنت عامر تھا ان کا تعلق قبیلہ بنو فراس سے تھا۔ آپ کے والد ماجد کا نام ابو امیہ (سہیل یا حذیفہ) بن مغیرہ تھا آپ بنو مخزوم کے سردار تھے۔ آپ رضی اللہ کی ولادت 28 قبل ہجرت (596ء) میں ہوئی۔ آپ کا پہلا نکاح تیرہ برس کی عمر میں آپ کے چچا زاد بھائی ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی سے ہوا۔ ابو سلمہ اور ام سلمہ نے آغاز تبلیغ اسلام میں ایمان قبول کر لیا۔ آپ نے ہجرت حبشہ 5 بنوی اور پھر ہجرت مدینہ کی۔ حضرت ابو سلمہ جمادی الثانی 4 ہجری میں وفات پا گئے۔ آپ ﷺ سے آپ کا دوسرا نکاح شوال 4 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔¹

آپ ﷺ سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی مصاحبت کو غنیمت جانتیں۔ ام المؤمنین آپ ﷺ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ آپ حدیث سننے کا بہت شوق رکھتی تھیں آپ ﷺ کے ارشادات کو محفوظ کرتی رہیں اور اپنے عمل کو اللہ رب و عزت کے ہاں مقبول بنانیں اور اپنے علم کو پروان چڑھانے کے لیے آپ ﷺ سے سوالات کرتیں²۔ ان سوالات کے جواب میں آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ نہ صرف قرآن پاک کی تفسیر بیان کرتیں بلکہ بہت فقہی مسائل کا حل بھی بیان کر دیتیں۔ اس ریسرچ آرٹیکل میں صرف ان روایات ام سلمہ کا بحیثیت مفسرہ تحقیقی جائزہ کیا جائے گا۔

قرآن کے حروف اور قرأت کے متعلق روایات

ام سلمہ حافظہ قرآن تھیں۔ آپ آپ ﷺ کی طرز پر بہت خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتی تھیں³۔ آپ سے حروف قرآن اور کچھ آیات قرآنی کی قرأت کے بارے میں احادیث مروی ہیں۔ آپ سورہ الفاتحہ کی پہلی تین آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِلَّتِ یَوْمَ الدِّیْنِ⁴ کی تلاوت کے بارے میں بنی پاک ﷺ کی تلاوت کو بیان کرتے ہوئے فرماتیں ہیں

کہ آپ ﷺ ہر آیت الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. أَهْمَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَاءَةً فَارْسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِلَّكَ يَوْمَ الدِّينِ. يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ. سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ. الْقِرَاءَةُ الْقَدِيمَةُ. مَا لَيْتَ يَوْمَ الدِّينِ. 5

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ذکر کیا یا اس کے علاوہ راوی نے کوئی اور کلمہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی قرأت یوں ہوتی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِلَّكَ يَوْمَ الدِّينِ. آپ ہر آیات الگ الگ پڑھتے تھے ایک آیات کو دوسری آیات میں ملاتے نہیں تھے۔ ابو داؤد کہتے ہیں میں نے احمد کو کہتے سنا ہے کہ پرانی قرأت مالک یوم الدین ہے۔

آپ سے سورہ الہود کی آیت نمبر 46 قَالَ يَنْوَحِرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ جِائِهَ عَمَلٌ ' غَيْرُ صَالِحٍ صَلَهِ زَ فَلا تَسْتَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ' اِرْبِحْ اَعْطَلْكَ اَنْ تَكُوْنُ مِنْ الْجَاهِلِيْنَ 6 کی قرأت کے حوالے سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: عَنْ شَهْرَبْنِ حَوْشَبٍ. قَالَ. سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ. إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ. فَقَالَتْ. قَرَأَهَا. إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ 7

ترجمہ: شہر بن حوشب کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین ام سلمہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ آیت کریمہ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کیسے پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا آپ ﷺ سے اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فعل ماضی کے ساتھ پڑھتے تھے۔

سورہ زمر کی آیت بَلَى قَدْ جَاءَ ثَلَاثُ الْيَوْمِ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ 8 کی تلاوت کے بارے میں آپ کی حدیث ہے: عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ. قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَلَى قَدْ جَاءَ ثَلَاثُ الْيَوْمِ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ. هَذَا مِنْ سَلَاةِ الرَّبِيعِ لَهُ يُدْرِكُ أُمَّ سَلَمَةَ. 9

ترجمہ: ربیع بن انس سے روایت ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی قرأت بَلَى قَدْ جَاءَ ثَلَاثُ الْيَوْمِ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ. ہاں بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں سے۔ واحد مونث حاضر کے صیغہ کے ساتھ ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں یہ مرسل ہے ربیع نے ام سلمہ کو نہیں پایا ہے۔

خواتین سے متعلق شرعی احکام

قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے جو آپ ﷺ پر نازل 23 سال کے عرصے میں نازل کی گئی۔ تاکہ آپ ﷺ اس کے احکامات کو اپنی زندگی میں عملی جامع پہنا کر امت کے لیے بہترین نمونہ پیش کریں۔ تاکہ لوگ اس آپ ﷺ کی سنت طیبہ پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف جہالت کے اندھیروں سے باہر آئیں بلکہ اللہ پاک کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ دور رسالت میں جب کوئی آیات صحابہ کو سمجھ نہ آتی تو وہ آپ ﷺ سے اسکی وضاحت طلب کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد صحابہ امہات المؤمنین خصوصاً حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ سے قرآن کی تفسیر کے متعلق پوچھتے تھے خواتین کے مخصوص مسائل کے متعلق جب حضرت ام سلمہ سے مسئلہ پوچھا جاتا تو ام سلمہ صاف الفاظ میں وہ مسئلہ بیان کر دیتی تھی اس میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتی تھی آپ سے جماع کے متعلق، بچوں کے دودھ پینے کے مدت، عورتوں کی حیثیت کے متعلق، پردے کے احکام کے متعلق، احادیث مروی ہیں۔

جماع کے متعلق ام سلمہ کی روایت

اسلام دین فطرت ہے اور یہ انسان کو اس کی جائز خواہشات کی تکمیل کے لیے نہ صرف نکاح کے پاک بندھن میں جوڑتا ہے بلکہ اس بندھن میں منسلک کر کے بنی کریم ﷺ کی سنت طیبہ پر عمل پیرا ہو کر قرب خداوندی کے حصول کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ قرآن پاک سے مباشرت کے جائز اور ناجائز اصول و ضوابط بیان کئے گئے ہیں جس کی مزید وضاحت حضرت ام سلمہ کی روایت سے ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں سورۃ البقرہ کی آیت جائز مباشرت کے اصول بیان کرتی ہے: نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاتُّوا حَرْثَكُمْ اَنْتُمْ شُرَّتُمْ ۗ وَقَدْ مَوْا لَانَفْسِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُلَاقُوْهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ¹⁰

ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیستی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنادوں۔ یہ آیت مبارکہ فرج میں مجامعت کے جائز ہونے اور دبر میں وطی کی حرمت کی دلیل ہے۔ اس آیت کی تفسیر حضرت ام سلمہ کی حدیث سے واضح ہو جاتی ہے مگر تفسیر سے پہلے اس آیت کی شان نزول بیان کرنا ضروری ہے۔ انصار قبیلہ جو مدینے میں یہود کے ساتھ آباد تھا۔ انصار یہود کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے ان کی فضیلت علم کے قائل تھے اور اہل کتاب کی یہ عادت تھی کہ وہ عورتوں کے پردے کو مد نظر رکھتے ہوئے فقط ایک ہی طرف سے وطی کرتے تھے۔¹¹

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُكَدِّرِ، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: كَانَتْ اَلْيَهُودُ، تَقُولُ: مَنْ اَتَى امْرَاَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَتْ اَلْوَلْدُ اَحْوَل. ۙ¹²

ترجمہ: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہود کہتے تھے کہ جو اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے آگے کی شرمگاہ میں (جماع کرے) تو بچہ لڑکا پیدا ہو گا۔

انصار اہل کتاب کے طریقے پر عمل پیرا تھے۔ جبکہ قریش اہل کتاب کے طریقے کے برعکس عورتوں کو خوب چرتے تھے کبھی سیدھا، کبھی الٹا اور کبھی چت لٹا کر۔ پھر ہجرت کے بعد ایک مہاجر کا نکاح انصاری عورت سے ہو گیا اور مہاجر اس عورت سے ایسے ہی کرنے لگا اس عورت نے قریش کے طریقے کو ناپسند کیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔¹³ یہ انصاری عورت نے حضرت ام سلمہ سے جماع کے متعلق پوچھا جس پر آپ نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں احادیث بھی سنائی جو ترمذی جلد 3 میں موجود ہے۔ عبدالرحمن بن سابط کہتے ہیں: سألت حفصة بنت عبد الرحمن بن ابي بكر، قلت لها: إني أريد أن أسألك عن شيء، وأنا أستحي أن أسألك عنه، قالت: سل يا ابن أخي عمًا بدلًا لك، قال: أسألك عن إتيان النساء في أدبارهن، فقالت: حدثني أم سلمة: قالت: كانت الأنصار لا تجبي وكانت المهاجرون تجبي، فترؤب رجل من المهاجرين امرأة من الأنصار، فجبًا بها، فأبت الأنصارية، فأنت أم سلمة، فذكرت لها، فلما أن جاء النبي صلى الله عليه وسلم استحييت الأنصارية وخرجت، فذكرت ذلك أم سلمة للنبي ﷺ، فقال: ادعوا لي، فدعيت له، فقال لها (نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاتُّوا حَرْثَكُمْ اَنْتُمْ شُرَّتُمْ) صماما واحدا، والصمام السبيل الواحد.¹⁴

ترجمہ: میں نے حفصہ بنت عبدالرحمن سے سوال کیا، یہ عبدالرحمن سیدنا ابو بکر کے بیٹے ہیں، میں نے ان سے عرض کی کہ میں

آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا، اے بھتیجے! جو چاہے پوچھو، میں نے ان سے کہا، میں آپ سے عورتوں کی دبر میں جماع کرنے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا، مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انصار اپنی عورتوں کو اوندھا کر کے ان سے جماع نہیں کرتے تھے، جبکہ مہاجرین ایسا کرتے تھے۔ ایک مہاجر آدمی نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اس سے جماع کرنے کے لیے اوندھا ہونے کا مطالبہ کیا تو اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور یہ واقعہ ذکر کیا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو انصاری عورت شرم کے مارے باہر چلی گئی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اسے میرے پاس بلاؤ، اسے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ اس کو سنائی: (نِسَاءُكُمْ حَزَنٌ لَّكُمْ فَأَتُوا حَزَنَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) اور فرمایا، صمام (جماع کرنے والی شرمگاہ) ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی راستہ ہے۔

مدت عدت کے متعلق ام سلمہؓ کی روایت

اسلامی شریعت نے عورت کی عزت و حرمت کو مد نظر رکھتے ہوئے خاوند سے مفارقت کے بعد ایک مخصوص مدت انتظار مقرر کی ہے جس کے دوران وہ کسی سے منسوب یا رشتہ ازدواج میں منسلک نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس مقصد کے لیے وہ کوئی زیب و زینت اختیار کر سکتی ہے، اس مخصوص مدت کو عدت کہتے ہیں۔¹⁵ اس مفارقت کی صورت چاہے شوہر کی موت کی وجہ سے ہو یا اس کی زندگی میں شریعی اصول و ضوابط کے مطابق علیحدگی ہو عورت پر عدت فرض ہے۔ حاملہ عورت کی مدت عدت کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ¹⁶، اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل یعنی بچہ جننے تک ہے۔

حضرت ام سلمہ سے اس آیت قرآنی کی بابت حدیث مروی ہے جو اس آیت قرآنی کی تفسیر بیان کرتی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے حاملہ عورت کی مدت عدت کے حوالے سے استفسار کیا تو انہوں نے حضرت ام سلمہ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا:

حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ لِي ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَفْتَيْتَنِي فِي امْرَأَةٍ وَكَدَّتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْرَأِ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَالْأَمَّالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَبِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَحَطَبْتُ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ حَطَبَهَا.¹⁷

ترجمہ: ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا ان سے یحییٰ نے بیان کیا کہا مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباسؓ کے پاس آیا ابو ہریرہؓ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چار مہینے بعد بچہ جنا؟ ابن عباسؓ نے کہا کہ جس کا خاوند فوت ہو وہ عدت کی دو مدتوں میں جو لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ ابو سلمہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ قرآن مجید میں تو ان کی عدت کا یہ حکم ہے۔ حمل والیوں کی عدت ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں بھی اس مسئلہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں۔ ان کی مراد ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ سے تھی آخر ابن عباسؓ نے اپنے غلام کریم کو ام المؤمنین ام سلمہؓ کی خدمت میں بھیجا یہی مسئلہ پوچھنے کیلئے ام المؤمنین نے بتایا کہ سبیعہ اسمیہ

کے شوہر سعد بن خولہ شہید کر دیئے گئے تھے وہ اس وقت حاملہ تھیں شوہر کی موت کے چالس دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام پہنچا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح کر دیا ابوالسنا بل بھی ان کے پاس پیغام نکاح بھیجئے والوں میں سے تھے۔

مدت رضاعت

اسلام مردوزن کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر کے نیک اور صالح معاشرے کی جو بنیاد رکھتا ہے اسے مزید مستحکم بنانے کے لیے وہ مردوزن کی انفرادی حقوق و ذمہ داریاں مقرر کرتا ہے۔ مرد کو کنبہ کی حفاظت کیساتھ ساتھ نان و نفقہ کی ذمہ داری دی گئی ہے وہاں عورت کو اولاد کی پرورش، تربیت اور گھر کو سنوارنے کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ اولاد کی پرورش میں سب سے پہلے نو مولود کو دودھ پلانے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ قرآن پاک اس مدت رضاعت کے متعلق فرماتا ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُرِيَّهُ الرِّضَاعَةَ¹⁸

ترجمہ: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس شخص کیلئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔

عرب روایات کے مطابق نو مولود بچوں کو بدو و خواتین کو رضاعت کے لیے دیا جاتا تھا تاکہ ان کے بچے صحرائی آب و ہوا میں مضبوط اور تندرست ہوں۔ بنی کریم ﷺ کی رضائی والدہ حضرت بی بی سعدیہ حلیمہ تھیں۔ بنی کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ میں رضاعت (دودھ پینے) سے محرمات کی فہرست تبدیل ہو جاتی ہے۔ پس اسلام میں دودھ پینے سے رشتے اسی طرح حرام ہو جاتے ہیں جیسے نسبی رشتے اللہ کی بتائی ہوئی شریعت میں حرام ہیں۔ مدت رضاعت دو سال ہے اس لیے اگر دو سال کی عمر میں بچے کے پیٹ میں مقررہ مقدار دودھ کسی دوسری خاتون کا چلا جائے تو وہ کا تو خاتون اس کی رضائی والدہ بن جائیں گی اور تمام نسب رشتوں کی طرح تمام رضاعی رشتے بھی حرام ہو جائیں گے۔

اس مدت رضاعت کے بارے میں حضرت عائشہ کی رائے حضرت ام سلمہ اور جمہور سے مختلف ہے اور حضرت ام سلمہ یہ رائے رکھتی تھیں کہ مدت رضاعت دو سال ہے اور نبی کریم ﷺ نے شاید صرف صحابی حضرت سالم کو اس مدت رضاعت سے اذن خداوندی سے رخصت عنایت فرمائی۔ آپ رضی اللہ فرماتے ہیں: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بَنَ عُبَيْدَةَ كَانَ تَبَيُّ سَالِمًا وَأَنَّكَحَهُ ابْنَةَ أَحِبِّهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِيَامِرِ بْنِ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَيُّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَيُّ رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَا النَّاسَ إِلَيْهِ وَوَرَّتْ مِنْهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ. فَأَخَوَانِكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِينِكُمْ. فَرُدُّوْا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عُمَرَ الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيَّةُ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُدَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُدَيْفَةَ فِي بَيْتِ وَاحِدٍ وَبِرَائِي فَضَلَّوْا وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتُ فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعْتُهُ حَمْسَ رَضَاعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنْ رَضَاعَةِ أَبِيهِ كَأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بَنَاتِ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ إِخْوَتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا حَمْسَ رَضَاعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَسَائِرِ أَرْوَاحِ ﷺ أَنْ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِمْ بِثَلَاثَةِ الرِّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُحْمَةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ۔¹⁹

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو (جو کہ ایک انصاری عورت کے غلام تھے) منہ بولا بیٹا بنالیا تھا جس طرح کہ آپ ﷺ نے زیدؓ کو بنایا تھا اور اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے ان کا نکاح کر دیا زمانہ جاہلیت میں منہسولے بیٹے کو لوگ اپنی طرف منسوب کرتے تھے اور اسے ان کی میراث بھی دی جاتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں آیت. ادعوہم لآبائکم. نازل فرمائی تو وہ اپنے اصلی باپ کی طرف منسوب ہونے لگے اور جس کے باپ کا علم نہ ہوتا اسے مولیٰ اور دینی بھائی سمجھتے پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری جو کہ ابو حذیفہ کی بیوی تھیں آئیں اور انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے وہ میرے ابو حذیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے تھے اور مجھے گھر کے کپڑوں میں کھلا دیکھتے تھے اب اللہ نے منہ بولے بیٹوں کے بارے میں جو حکم نازل فرمایا ہے وہ آپ ﷺ کو معلوم ہی ہے لہذا اب اس کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا انہیں دودھ پلا دو چنانچہ انہوں نے انہیں پانچ گھونٹ دودھ پلا دیا اور وہ ان کے رضاعی بیٹے ہو گئے اسی کے پیش نظر ام المومنین عائشہؓ اپنی بھانجیوں اور بھتیجیوں کو حکم دیتیں کہ وہ اس شخص کو پانچ گھونٹ دودھ پلا دے جسے دیکھنا یا اس کے سامنے آنا چاہتی ہوں گرچہ وہ بڑی عمر کا آدمی ہی کیوں نہ ہو پھر وہ ان کے پاس آتا جاتا لیکن ام المومنین ام سلمہؓ اور دیگر ازواج مطہرات نے اس قسم کی رضاعت کا انکار کیا جب تک کہ دودھ پلانا بچپن میں نہ ہو اور انہوں نے ام المومنین عائشہؓ سے کہا اللہ کی قسم ہمیں یہ معلوم نہیں شاید یہ آپ ﷺ کی طرف سے صرف سالم کے لیے رخصت رہی ہونے کہ دیگر لوگوں کے لیے۔

اولاد پر خرچ کرنے پر ثواب

اسلام میں مرد کو کنبہ کی ولایت کا درجہ دیا گیا ہے اور ماں کو اولاد کے نان و نفقہ کی ذمہ داری سے مبرا کیا گیا ہے۔ لیکن اولاد کو مجبور و لاجار حالت میں دیکھ کر اگر والدہ اپنی اولاد کی دادرسی کرنا چاہے تو اس کی ممانیت نہیں بلکہ اولاد پر خرچ کرنے کا اللہ پاک نے اجر و ثواب رکھا ہے۔ حضرت ام سلمہ روایت بیان کرتی ہیں: حَدَّثَنَا هُوَسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ . حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ . أَخْبَرَنَا هِشَامٌ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ . عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ . قُلْتُ . يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أُرَبِّئُهُمْ وَأُفْقِقُ عَلَيْهِمْ وَأَكْسَبُ بِنَارِ كَيْبِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا لِأُمَّتِي هُمْ بَنِي؟ قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ. 20

ترجمہ: ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے وہب نے بیان کیا انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے انہیں زینب بنت ابی سلمہ نے کہا ام سلمہ نے بیان کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ ان کے پہلے شوہر کے لڑکیوں کے بارے میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچ کروں۔ میں انہیں اس محتاج میں دیکھ نہیں سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملیگا جو تم ان پر خرچ کرو گے۔

حضرت ام سلمہؓ کا عورتوں کے متعلق آپ ﷺ سے سوال

شریعت محمدی ﷺ کو اللہ پاک نے تمام کائنات کے لیے قیامت تک رشد و ہدایت کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے اس کی نمایاں اور بے مثل خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مرد و عورت کے انفرادی حقوق و فرائض کی تقسیم ہے جو اللہ پاک نے ان کو ان کی انفرادی وضع و قطع کی مناسبت سے عنایت فرمائے ہیں۔

اسلامی فلسفہ انفرادی حقوق و فرائض کے تحت مسلمان خواتین کو تمام عبادات نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں اسلامی احکامات کے مطابق سرانجام دینے کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن جہاد میں مردوں کی شمولیت اور پھر جہاد کی فضیلت سے مسلمان خواتین کے دل بھی جہاد میں شمولیت کے متمنی ہوتے تھے اور وہ بھی یہ خواہش کرتیں تھیں کہ وہ بھی جہاد میں حصہ لیں۔ وراثت کے قوانین میں بھی خواتین کے مخصوص حصے جو مردوں کے حصے کے مساوی نہیں ہیں۔ اس تقسیم کو دلیل سمجھتے ہوئے ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی باگاہمیں پیش ہوئیں اور عرض کی کہ اللہ پاک نے ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے مساوی رکھا ہے اور دو عورتوں کی گواہی بھی ایک مرد کے مثل سمجھی جاتی ہے پھر اس تناسب میں اگر عورت کی نیکی کو دیکھا جائے تو عورت کی ایک نیکی آدمی ہو جاتی ہے²¹۔

اسی بابت حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مرد تو جہاد میں حصہ لے کر ہم عورتوں پر افضلیت لے جاتے ہیں اور ہم اس ثواب سے محروم رہ جاتیں ہیں اور وراثت میں بھی ان کا حصہ عورت سے دو گنا ہے۔ عَنْ أُورِ سَلَمَةَ أَهْهَا قَالَتْ يَعْزُرُوا الرِّجَالَ وَ لَا تَعْزُرُوا النِّسَاءَ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَ لَا تَتَمَتَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ. قَالَ مُجَاهِدٌ فَأَنْزَلَ فِيهَا آيَةَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ. وَكَانَتْ أُورِ سَلَمَةَ أَوَّلَ طَلِيقَتِهِ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً. قَالَ أَبُو عَيْنِي هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ. أَرَأَيْتَ أُورِ سَلَمَةَ. قَالَتْ. كَذَّابًا وَكَذَّابًا. 22

ترجمہ: ام سلمہ کہتی ہے کہ مرد جنگ کرتے ہے اور عورتیں جنگ نہیں کرتی ہے ہم عورتوں کو آدمی میراث ملتی ہے یعنی مرد کے حصے کا آدھا تو اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَتَمَتَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ نازل فرمائی۔ مجاہد کہتے ہے۔ انہیں کے بارے میں آیت آيَةَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ. بھی نازل ہوئی ہے۔ ام سلمہ پہلی مسافر ہے جو ہجرت کر کے مدینہ آئیں۔ امام ترمذی کہتے ہے یہ حدیث مرسل ہے اس حدیث کو بعض راویوں نے ابن ابی نجیح کے واسطے سے مجاہد سے مرسل روایت کیا ہے۔ کہ ام سلمہ نے اس اس طرح کہا۔

حضرت ام سلمہ کے جواب میں آیت وَلَا تَتَمَتَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ ط لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَا لَكُمُ الطَّ وَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَا لَكُمُ الطَّ وَ سَأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ط آيَةَ اللَّهِ كَانَتْ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. 23 اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔ مردوں کو ان کاموں کا ثواب جو انہوں نے کیے۔ اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کیے۔ اور اللہ کا فضل (وكرم) مانگتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ نازل ہوئی اور اس خاتون کے وعال کے جواب میں: فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيقُ الْعَمَلُ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْطِىٰ ج بَعْضَكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقُتِلُوا أَوْ قُتِلُوا أَلَا كَفَرًا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دَخَلَتْهُمْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ج ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ط وَاللَّهُ عِنْدَهُ خُسْفُ الثَّوَابِ 24۔ تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جو لوگ میرے لئے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے میں ان کے گناہ دور کر دوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔

ابتداء نزول قرآن میں مردوں کا ذکر ملتا ہے۔ اسی بابت حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے استفسار کیا کہ قرآن میں خواتین کا

يَصْرَبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ ط وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيَّهٗ التُّوْمُوْرُ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُوْنَ 27۔

ترجمہ: اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہے۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹیوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجوں اور (اپنی ہی قسم) کی عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکیوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں۔ غرض ان لوگوں کے سوا کسی پر اپنی زینت اور سنگار کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھکنا کانوں میں پھینچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو۔ سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

قرآن پاک کی اولین مخاطب امہات المؤمنین ہیں کیونکہ وہ پوری امت کی عورتوں کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ آیت مبارکہ میں موجود سب سے پہلے حکم "اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو" کی بابت حضرت ام سلمہ حدیث بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں نابینا صحابی سے بھی پردے کا حکم دیا اور اس بربک نظر کی طرف آپ ﷺ نے ام المؤمنین کی توجہ مندرجہ فرمائی کہ نابینا صحابی تو آپ کو ہیں دیکھ سکتے مگر ام المؤمنین تو صاحب بصیرت ہیں۔ حدیث میں ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ فَاُقْبِلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَذَلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَخْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَفَعَنِيَا اَفَعَنِيَا وَاِنْ اُنْتُمَا اَلْسُمَا تُبْصِرَانِي؟ قَالَ اَبُو دَاوُدَ هَذَا لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً اَلَا تَتَرَى اِلَى اِعْتِدَادِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اِعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَانَّهُ رَجُلٌ اَعْمَى تَصْعِقُ فِي سَابِثٍ عِنْدَهُ 28۔

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی، آپ کے پاس ام المؤمنین ميمونہ بھی تھیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم آئے یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہو چکنے کے بعد کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرو تو ہم نے کہا اللہ کے رسول! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ نہ تو وہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں۔ نہ پہچان سکتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اندھی ہو؟ تم اسے نہیں دیکھتی ہو؟ یہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لئے خاص تھا جبکہ فاطمہ بنت قیس کو ابن مکتوم کے ہاں عدت گزارنے کا کہا گیا تھا اور آپ نے اسے فرمایا تھا ابن مکتوم کے ہاں عدت گزارو وہ نابینا آدمی ہے تم اس کے ہاں اپنے کپڑے اتار سکو گی۔

پردے کے باقی احکام سورہ احزاب میں اس طرح بیان ہوئے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِئِهِنَّ ط ذَلِكَ اَدْنَى اَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا 29۔

ترجمہ: اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں) تو اپنے (مومنہوں) پر چادر لٹکا کر (گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (و امتیاز) ہو گا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں بھی اول مخاطبین امھات المؤمنین ہیں جو تقویٰ اور اخلاص کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہیں آپ ان تمام احکامات کو اپنا اور نانا اور بچھونا نانی والی ہیں۔ ان کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ بلا ضرورت کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی۔ بیماری کی تیمارداری، والدین کے گھر جانے، نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت اور حج و عمرہ ان سب میں امھات المؤمنین شرعی حدود کی بالذستی مکرّم رکھیں تھیں۔ حضرت ام سلمہ مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں حدیث بیان کرتی ہیں کہ باہر جاتے ہوئے چادر اڑ لینے والے حکم کی تکمیل میں انصاری عورتیں جب گھر سے نکلتیں تو کالی چادر اڑ کر اتنا سمٹ کر چلتیں جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ عَنْ أُورِ سَلَمَةَ. قَالَتْ. اَمَّا نَزَلْتُ يُذَيِّنَنَّ عَلَيَّهِمْ مِنْ جَلَا يَبِيْهِمْ خَرَجَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ كَالْجُرُومِ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْخُرُوبَاءِ مِنَ الْاَكْمِيَّةِ. (ام المؤمنین ام سلمہؓ کہتی ہے کہ جب یہ آیات کریمہ يُذَيِّنَنَّ عَلَيَّهِمْ مِنْ جَلَا يَبِيْهِمْ وہ اپنے اوپر چادر لٹکا لیا کریں نازل ہوئی تو انصاری عورتیں نکلتیں تو سیاہ چادروں کی وجہ سے ایسا لگتا گویا ان کے سروں پر کوئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے اس آیات کے اترنے کے بعد انصاری عورتیں جب نکلتی تھی۔ تو اس طرح لکی چھپی چلتی تھیں۔ گویا ان کے سروں پر پرند ہیں سیاہ چادریں اپنے اوپر ڈال لیا کرتی تھی۔ سورہ آحزاب کی آیت 33 جس میں اللہ تعالیٰ بنی کریم ﷺ سے ارشاد فرما رہے ہیں کہ اللہ چاہتا ہے کہ بنی کے گھر والوں سے ہر قسم کی گندگی کو دور کر دے کی تفسیر حضرت ام سلمہ کی حدیث سے ہوتی ہے۔ اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: وَفَزَرْءٌ فِيْ يَبُوْتَكُنَّ وَلَا تَبْرُجْنَ تَبْرُجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰٓئِ وَاقْنَمَنَّ الصَّلٰوةَ وَاتَيْنَنَّ الرِّكُوٰةَ وَاطْعَنَنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِرًا³¹۔

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے (پیغمبر کے) اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے۔

یہ آیت مبارکہ حضرت ام سلمہ کے حجرے میں نازل ہوئیں اور آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین کو بلایا اور انہیں اپنی چادر میں ڈھانپ لیا اور حضرت علی آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی چادر کے نیچے کر لیا اور اللہ پاک سے اپنے اہل بیت کیلئے دعا کی حدیث: عَنْ عَمْرٍو بْنِ اَبِي سَلَمَةَ. رَوَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ. لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِرًا فِي بَيْتِ اُورِ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلَى خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هُوْلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَادْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِرًا قَالَتْ اُنْسُ- كَلِمَةً وَاَنَا مَعَهُمْ يَاتِيءُ اللّٰهَ قَالَ اَنْتَ عَلَيَّ مَكَدِيْكَ وَاَنْتَ عَلَيَّ حَنْزِيْرَ۔

ترجمہ: آپ ﷺ کی زیر پرورش عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں کہ جب آیت لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِرًا اللہ بھی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو۔ تم سے وہ ہر قسم کی گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے ام سلمہؓ کے گھر میں آپ ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ کو بلایا اور انہیں ایک چادر کے نیچے ڈھانپ دیا علیؓ آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر کے نیچے کر لیا پھر فرمایا اے اللہ یہ ہیں میرے اہل بیت میرے گھر والے ان سے ناپاکی دور کر دے اور انہیں ہر طرح کی آلائشوں سے پوری طرح پاک و صاف کر دے ام سلمہؓ کہتی ہے اور میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں اے اللہ کے رسول آپ ﷺ نے

فرمایا تم اپنی جگہ ہی ٹھیک ہو تمہیں خبر ہی کا مقام و درجہ حاصل ہے” 32۔

جنگ تبوک کے متعلق روایت

ہجرت مدینہ کر بعد انصار مدینہ نے محبت رسول ﷺ کی جو مثال پیش کی اسے لفظوں میں بیان کرنا آسان کام نہیں انصار ہر قدم پر نبی کریم ﷺ کو لبیک کہتے چاہے انوۃ و بھائی چارہ ہو یا میدان جنگ۔ لیکن غزوہ تبوک میں تین انصاری بزرگ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ جو بیعت عقبہ اور رسول ﷺ کے ساتھ دوسرے غزوات میں شریک رہ چکے تھے۔ اتفاق طور سے غزوہ میں شامل نہ ہونے کی خطا میں مبتلا ہو گئے۔ اور منافق جو اس جہاد میں اپنے نفاق کی وجہ سے شریک نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ان کو ایسے ہی مشورے دیئے جس سے ان کی ہمت ٹوٹ گئی۔ مگر جب آپ ﷺ اس جہاد سے واپس آئے تو ان سب منافقین نے حاضر ہو کر جھوٹے اعذار پیش کر کے اور جھوٹی قسمیں کھا کر آپ ﷺ کو راضی کرنا چاہا آپ ﷺ نے ان کی باطنی حالت کو اللہ کے سپرد کیا اور ظاہری قسموں کو قبول کر لیا یہ لوگ آرام سے رہنے لگے کچھ لوگوں نے ان تینوں انصاری بزرگوں کو بھی یہی مشورہ دیا کہ تم بھی جھوٹے عذر کر کے اپنی صفائی پیش کر دو۔ مگر ان کے دلوں نے ملامت کی کہ ایک گناہ تو جہاد سے تخلف کا کر چکے ہیں۔ اب دوسرا گناہ آپ ﷺ کے سامنے جھوٹ بولنے کا کریں اس لئے صاف صاف اپنے قصور کا اعتراف کر لیا انجام یہ ہوا کہ قرآن میں ان سب کی حقیقت کھول دی اور جو لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر عذر کرتے تھے ان کا راز افاش کر دیا ورساتھ ہی ان انصاری صحابہ کی حالت زار کو بھی ظاہر کر دیا اور ان کی معافی کی بشارت حضرت ام سلمہ کے حجرے میں نازل ہوئی 33۔

قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں: **وَعَلَى الْفَلَاةِ الَّذِينَ خَلَفُوا طَ حَتَّىٰ إِذَا صَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَصَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا³⁴،** اَبْ اَمَدَجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ط ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ط اَطَابِ اللّٰهُ هُوَ السَّوَابُ الرَّحِيْمُ۔ (اور ان تین کا جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا۔ یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراموشی کے ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں بھی ان پر دو بھر ہو گئیں اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ (کے ہاتھ) سے خود اس کے سوا کوئی پناہ نہیں۔ پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی تاکہ توبہ کریں) اس واقعہ کی تفصیل درج ذیل حدیث میں بیان ہوئی ہے: **حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَغْيَيْنَ. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ. أَنَّ ابْنَ الزُّهَيْرِ حَدَّثَهُ. قَالَ. أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِثٍ. عَنْ أَبِيهِ. قَالَ. سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِثٍ. وَهُوَ أَحَدُ الْفَلَاةِ الَّذِينَ تَبَّ عَلَيْهِمْ. أَنَّهُ لَمَّا يَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُ. غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ. غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ. وَغَزْوَةَ بَدْرٍ. قَالَ فَأَجْمَعْتُ صَدِيقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صُحْبِي. وَكَأَنِّي فَلَمَّا يَفْقَدُ مِنْ سَفَرٍ سَافِرَهُ إِلَّا صُحْبِي. وَكَأَنِّي بَيْنْدًا بِالسُّجْدِ. فَيَزَكُّهُ رُكْعَتَيْنِ. وَهِيَ النَّجْوَى ﷺ عَنْ كَلَامِي. وَكَأَنِّي صَاحِبِي. وَلَمَّا بَيْنَهُ عَنْ كَلَامِي أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرَنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَيْسَتْ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهْمُ إِلَيَّ مِنْ أَنَّ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ. أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ بِبَيْتِكَ الْمَوْلِيَّةِ. فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّيَ وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيَّ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ حِينَ بَقِيَ الْعُلْتُ الْآخِرُ مِنَ الْيَلِ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهُمْ سَلَمَةٌ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي. مَعْرِيَّةً فِي أَهْرِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تَبَّ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ. أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرُهُ. قَالَ إِذَا يُخْطِمُكُمْ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمْ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلِ. حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ. آذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا. وَكَأَنِّي إِذَا السُّبَشَّرَ اسْتَنْارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قُطِعَتْهُ مِنَ الْقَمَرِ. وَكُنَّا أَيُّهَا الْفَلَاةُ الَّذِينَ خَلَفُوا عَنِ**

محمد ﷺ سے آپ ﷺ کی ازواج نے مطالبہ کیا کہ ہم کو مزید دنیوی سامان اور وسعت مصارف دیا جائے جس سے آسانی کی زندگی بسر کریں آپ ﷺ کو یہ بات ناگوار گزری اس لئے آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ میں ایک مہینے تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جاؤنگا۔ اللہ پاک نے ازواج کیلئے آیات نازل فرمائیں: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأُزَوِّجُكَ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِنَّ كُنْتُمْ تَرْضَوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنْتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعُكُمْ وَأَسْرِخُكُمْ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنَّ كُنْتُمْ تَرْضَوْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا۔³⁶

ترجمہ: اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی زینت و آرائشی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ ار اگر تم اللہ اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلب گار ہو تو تم میں جو نیکو کاری کرنے والی ہیں۔ ان کے لیے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

نزول آیات تخییر کے بعد امہات المؤمنین اللہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کو اختیار کیا آپ ﷺ نے امہات المؤمنین سے 29 دن کے بعد رجوع کیا تو حجرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ سے استفسار کیا گیا کہ آپ ﷺ نے ایک مہینہ نہ رجوع کرنے کی قسم کھائی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ 29 دن کا بھی ہوتا ہے:

عَنْ أُمِّ سَكَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَلَفَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا عَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَأَوْا فَقِيلَ لَهُ خَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا۔³⁷

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قسم کھالی کہ اپنی ازواج کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے جب 29 دن گزر گئے تو صبح یا شام کے کسی وقت ان کے پاس چلے گئے کسی نے پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ بعض اوقات 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔

مرویات حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تحقیقی جائزہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ کی مرویات نہ صرف آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دینی خدمات کو بحیثیت مفسر قرآن ظاہر کرتی ہیں بلکہ بیک وقت آپ رضی اللہ کے مقام کو بطور محدث اور فقیہ روشناس کروا تیں ہیں۔

حوالہ جات

- 1 تنویر الحق عباسی، امہات المؤمنین: 41-337 مولانا بہ بلیشتر، راولپنڈی، سن ندرات
- 2 مولانا محمد عبد المعود، سیرت امہات المؤمنین، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2004ء، ص 626
- 3 تنویر الحق عباسی، امہات المؤمنین، مولانا بہ بلیشتر، راولپنڈی، سن ندرات، ص 346
- 4 سورہ الفاتحہ: 1-3
- 5 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، (مؤلف) ابوعمار عمر فاروق (مترجم) "سنن ابوداؤد، کتاب الحروف والقراءات، ج 4001 اعتقاد بلیشنگ ہاؤس دہلی، 2012،
- 6 سورہ المہود: 46
- 7 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث (مؤلف) ابوعمار عمر فاروق (مترجم) "سنن ابوداؤد، کتاب الحروف والقراءات، ج 3983 اعتقاد بلیشنگ ہاؤس دہلی، 2012،

- 8 سورہ الزمر: 59
- 9 سلیمان بن اشعث، ابوداؤد، امام (مؤلف) ابوعمار عمر فاروق (مترجم) "ابوداؤد، کتاب الحروف والقراءات، ج 3990، اعتقاد سلیمینک ہاؤس دہلی، 2012۔
- 10 سورہ البقرہ 2: 223
- 11 قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی (مفسر)، سید عبدالداؤد الجلالی (مترجم)، تفسیر مظہری، مکتبہ لدھیانوی، کراچی، ص 403-404
- 12 ابو عبیدہ بن جراح، ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوانی (مترجم)، سنن ترمذی، ج 3، کتاب تفسیر قرآن، باب سورہ البقرہ سے بعض آیات کی تفسیر، مجلس علمی دعوت، نئی دہلی، حدیث 2978، ص 673
- 13 قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی (مفسر)، سید عبدالداؤد الجلالی (مترجم)، تفسیر مظہری، مکتبہ لدھیانوی، کراچی، ص 403-404
- 14 مسند احمد بن حنبل، حضرت ام سلمہ کی مرویات، ج 10، ص 70
- 15 ابوبکر جابر الجعفی (مؤلف)، مولانا محمد رفیق الاثری (مترجم)، منہاج المسلم، دار السلام، لاہور، سن ندرت، ص 654
- 16 سورہ طلاق 4: 65
- 17 بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف) مولانا محمد داؤد راز (مترجم) "صحیح بخاری، باب وَاللَّاتِ لَأَن تَأْتِيَنَّكَ أَجَلُكَ، ج 2، ص 231
- 18 سورہ البقرہ 2: 233
- 19 بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف) مولانا محمد داؤد راز (مترجم)، صحیح بخاری، کتاب التفسیر، ج 2، ص 319
- 20 احمد بن حنبل، امام (مؤلف) محمد ظفر اقبال (مترجم) "مسند امام احمد بن حنبل، باب ام سلمہ کی مرویات، ج 12، ص 39
- 21 ابن کثیر، اسماعیل، ابوالفداء، عماد الدین، حافظ (مصنف) محمد جونگڑھی (مترجم)، تفسیر ابن کثیر، ج اول، ص 610
- 22 محمد بن عبیدہ، ابو عبیدہ، امام (مؤلف) علامہ بدیع الزمان (مترجم) "جامع الترمذی، باب سورۃ النساء، ج 2، ص 598
- 23 سورہ النساء 4: 32
- 24 سورہ آل عمران 3: 195
- 25 احمد بن حنبل، امام (مصنف) محمد ظفر اقبال (مترجم) "مسند امام احمد بن حنبل، ام سلمہ کی مرویات، ج 12، ص 62
- 26 سورہ الاحزاب 33: 35
- 27 سورہ النور 24: 31
- 28 سلیمان بن اشعث، ابوداؤد، امام (مؤلف) ابوعمار عمر فاروق (مترجم) "ابوداؤد، باب وَقُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ آلِهِمْ سَلَامٌ مِّنْ رَبِّكَ، ج 2، ص 214
- 29 سورہ الاحزاب 33: 59
- 30 سلیمان بن اشعث، ابوداؤد، امام (مؤلف) ابوعمار عمر فاروق (مترجم)، ابوداؤد، باب وَيُنْفِرْنَ بِحُجْرِهِمْ عَلَىٰ عُلْيَىٰ جِبُودِهِمْ، ج 2، ص 212
- 31 سورہ الاحزاب 33: 23
- 32 محمد بن عبیدہ، ابو عبیدہ، امام (مؤلف) علامہ بدیع الزمان (مترجم) "جامع الترمذی، کتاب التفسیر، ج 2، ص 626
- 33 محمد ادریس، مولانا کاندھلوی، معارف القرآن، ج 7، ص 122
- 34 سورہ التوبہ 9: 118
- 35 بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف) مولانا محمد داؤد راز (مترجم) "صحیح بخاری، باب وَعَلَىٰ الشَّامِ الَّذِينَ خَلَقُوا، ج 2، ص 166
- 36 سورہ الاحزاب 33: 29-28
- 37 احمد بن حنبل، امام (مؤلف) محمد ظفر اقبال (مترجم) "مسند امام احمد بن حنبل، باب ام سلمہ کی مرویات، ج 12، ص 94